نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرض زیادہ لوٹانے والی روایت کی وضاحت

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-3791

تاریخ اجراء : 01ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/29اپریل2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بخاری شریف میں حدیث پاک موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا کچھ قرض تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض ادا کیا، تو کچھ زیادہ دیا۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں کچھ وضاحت فرمادیں، میں نے سنا ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے جس سے قرض لیا اور واپسی میں اضافی رقم دینا طے نہیں کیا بلکہ اسے اپنی خوشی سے اوپر پیسے دے دیے، تو یہ سود نہیں، کیا واقعی ایسا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قرض واپس کرتے وقت مقروض اگر قرض سے زیادہ لوٹائے اور یہ زیادہ دینا عقد میں صراحۃً یا دلالۃً کسی طرح شرط نہ ہو، بلکہ مقروض بغیر کسی شرط کے صرف اپنی خوشی سے زیادہ دے، تو شرعاً یہ سود نہیں اور اس کا لینا، جائز و حلال ہے اور دینا، نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت اور اچھے اخلاق میں سے ہے۔ لہذا حدیث پاک میں بھی یہی صورت مراد ہے کہ قرض لیتے وقت زیادہ دینے کی کسی قسم کی شرط نہیں تھی۔ البتہ اگر زیادہ دینا صراحۃً یا دلالۃً (مثلاً عرف کی وجہ سے یا انڈراسٹوڈ ہونے کی وجہ سے) مشروط ہو، تو ناجائز و حرام اور سود ہے۔

اپنی طرف سے زیادہ دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قول و فعل سے ثابت ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: "عن جابر بن عبد اللہ قال: أتيت النبي صلى اللہ عليه وسلم۔۔۔ و كان لي عليه دَين، فقضاني

وزادني "ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میرا کچھ قرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے پر تھا، تو آپ نے میرا قرض لوٹایا اور مجھے (میرے قرض سے) زیادہ دیا۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 443، ج 1، ص 96، دار طوق النجاۃ)

علامہ أحمد بن إسماعیل الکورانی الشافعی ثم الحنفی (المتوفی 893ھ) اس کے تحت فرماتے ہیں: "فإن قلت: قد جاء: "كل قرض جر نفعًا فهو ربا"؟ قلت: ذاك إذا شرط الزيادة؛ وأما إذا لم يشترط فهو من محاسن الأخلاق. "ترجمہ: اگر تم کہو: حدیث پاک میں آیا ہے کہ؛ ہر وہ قرض جو نفع کھینچے سود ہے؟ تو میں کہوں گا: یہ تب ہے کہ جب زیادتی کی شرط رکھی ہو، بہر حال جب زیادتی مشروط نہ ہو تو یہ حسن اخلاق میں سے ہے۔ (الکوثر الجاری إلی ریاض أحادیث البخاري، ج 5، ص 85، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

قرض واپس کرتے وقت زیادہ دینا، عقد میں کسی طرح شرط نہ ہو، تو شرعاً یہ سود نہیں اور اس کا لینا دینا جائز ہے، چنانچہ ذخیرہ برہانیہ میں ہے "واذا أرجح فی بدل القرض لو لم یکن الرجحان مشروطا فی القرض لا بأس به" ترجمہ: اگر کوئی قرض کے بدلے میں زیادہ دے اور یہ زیادہ دینا قرض میں مشروط نہ ہو تو اس میں حرج نہیں۔ (الذخیرۃ البرھانیۃ، ج 11، ص 109، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حاشیہ سندی علی ابن ماجہ اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے، والنص للآخر: "من استقرض شيئا فرد أحسن أو أكثر منه من غير شرطه كان محسنا ويحل ذلك للمقرض ۔۔۔ وليس هو من قرض جر منفعة؛ لأن المنهي عنه ما كان مشروطا في عقد القرض" ترجمہ: جو کسی سے قرض لے اور واپسی میں اس سے بہتر یا زیادہ واپس کرے جبکہ اس کی پہلے سے شرط نہ ہو تو ایسا کرنے والا نیکی کرنے والا ہے اور قرض دینے والے کے لیے بھی یہ زیادتی لینا جائز ہے، یہ وہ قرض نہیں جو منفعت لایا کہ ممنوع وہ منفعت ہے جو قرض میں مشروط ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 5، ص 1954، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”واپسی قرض میں اُس چیز کی مثل دینی ہوگی، جو لی ہے۔ نہ اُس سے بہتر، نہ کمتر۔ ہاں اگر بہتر ادا کرتا ہے اور اس کی شرط نہ تھی، تو جائز ہے، دائن (قرض دینے والا) اُس کو لے سکتا ہے۔ یوہیں جتنا لیا ہے ادا کے وقت اُس سے زیادہ دیتا ہے مگر اس کی شرط نہ تھی، یہ بھی جائز ہے۔“ (بہارِ شریعت، ج 2، حصہ 11، ص 759، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ پاک قرآنِ مجید میں سود کی حرمت سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔“ (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 275)

قرض پر مشروط نفع سود ہے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”كل قرض جرّ منفَعةً فهو ربا“ ترجمہ: قرض سے جو نفع حاصل کیا جائے، وہ سود ہے۔ (کنز العمال، ج 6، ص 238، الحدیث 15516، فصل فی لواحق کتاب الدین، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے: ”قوله (كل قرض جر نفعا حرام) ای: اذا کان مشروطا“ ترجمہ: شارح رحمۃ اللہ علیہ کا قول: (ہر وہ قرض حرام ہے، جو نفع لائے) یعنی جبکہ اس (نفع) کی شرط لگائی گئی ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج 7، ص 412-413، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "جبکہ زیادہ دینا نہ لفظاً موعود نہ عادۃً معہود، تو معنی ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان و کرم و مروت ہے اور بیشک مستحب و ثابت بہ سنت" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 320، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net